فہرستیں بھی ہیں، پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ مرتب نے ساٹھ صفحوں میں خطبات پر حواشی بھی لکھے ہیں اور آخر میں ان حواشی کے مآخذ کی فہرست بھی دی ہے، علمی اور ادبی حیثیت سے یہ بجائے خود نہایت مفید اور معلومات افزا کام ہے، جس پر ساہتیہ اکاڈمی اور جناب مالک رام صاحب دونوں مبارکباد کے مستحق ہیں۔

دیوان سید سراج الدین خراسانی مرتبہ پروفیسر نذیر احمد صدر شعبہ فارسی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، تقطیع کلاں، ضخامت سات سو صفحات، کاغذ اعلیٰ، ٹائپ جلی اور روشن، قیمت مجلد =/۴۰ پتہ: مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

سراجی چھٹی ساتویں صدی ہجری کا ہندوستان کا مشہور بلند پایہ شاعر ہے اس کے دیوان کے دو ہی مخطوطے، ایک علی گڑھ میں اور دوسرا طہران میں موجود تھے، پروفیسر نذیر احمد صاحب جو فارسی زبان اور اس کے ادبیات کے نہایت بلند پایہ محقق اس درجہ کے ہیں کہ ایران کے ارباب علم وتحقیق بھی معترف ومداح ہیں اور جن کو نوادر کی ہمیشہ جستجو رہتی ہے، آپ نے ان دونوں مخطوطوں اور بعض اور جزوی مآخذ کی اساس پر اپنے خاص ذوق کے مطابق اس دیوان کو مرتب کیا ہے جو ایک سو بارہ قصائد پر مشتمل ہے، پروفیسر صاحب نے حاشیہ میں دونوں نسخوں کے اختلافات کا ذکر کیا ہے اور جو الفاظ یا اشعار مشکل ہیں ان کی تشریح کی اور مطلب بتایا ہے، اس کے علاوہ اس سلسلہ میں موصوف کا سب سے بڑا علمی اور تحقیقی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے پورے دیوان پر جو ۳۵۲ صفحات پر آیا ہے ۲۱۰ صفحات پر نہایت پر از معلومات تعلیقات لکھے ہیں جن میں تلمیحات کی تخریج کی ہے یا دوسرے شعراء کے کلام سے ہم معنی اشعار نقل کئے ہیں یا کوئی اور ادبی اور لغوی تحقیق کی ہے، پھر انگریزی اور فارسی دونوں زبانوں میں مقدمہ لکھا ہے جن میں شاعر کے حالات وسوانح زیادہ تر دیوان سے ہی مستنبط کر کے لکھے ہیں، اس سلسلہ میں شاعر کے تخلص، تاریخ پیدائش

وفات، خاندان ومذہب، ممدوحین ومعاصرین سے متعلق تذکرہ نویسوں کے بیانات کا تنقیدی جائزہ لینے میں جو داد تحقیق دی ہے وہ بے حد دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔ اس کے بعد چند صفحات میں استدراکات واضافات بھی ہیں جو بجائے خود مفید ہیں۔ آخر میں اعلام واشخاص، امکنہ وکتب وغیرہ کی حسب معمول طویل فہرستیں ہیں، غرض کہ پوری کتاب تحقیق و کاوش اور دقت ووسعت نظر کا شاہکار ہے، لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ ایسی بلند پایہ کتاب اور اغلاط کتابت سے بھرپور، یہ اغلاط فاسی، عربی اور انگریزی تینوں کے ٹائپ میں ہیں اگرچہ غلط نامہ درج ہے لیکن قاری کو جو الجھن ہوتی ہے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی، یہ ہمارے ہندوستان کی قسمت ہے۔

ہندوستان میں تیرھویں صدی عیسوی کی بعض اہم فارسی نثری تصنیفات (انگریزی) ازجناب ڈاکٹر ممتاز علی خاں، تقطیع متوسط، ضخامت ۱۸۳ صفحات، ٹائپ جلی اور روشن قیمت درج نہیں۔ پتہ: شعبۂ فارسی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔

ہندوستان میں تیرھویں صدی عیسوی کا زمانہ سیاسی، سماجی اور علمی وادبی حیثیت سے نہایت اہم ہے، اس دور میں ایران کے بڑے بڑے ارباب علم وفضل کثرت سے ہندوستان آئے اور ان کی وجہ سے یہ ملک علم وادب، شعروسخن اور سلوک وتصوف کا لالہ زار بن گیا، اس دور کی تاریخ اور ادب پر انگریزی اور اردو میں مسلم اور غیر مسلم مصنفین ومورخین نے بہت کچھ لکھا ہے، لیکن اس کے نثری سرمایۂ تحریر کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی گئی تھی، اس کتاب میں جو دراصل فارسی میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا منظور کردہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، لائق مصنف نے اسی کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے اور حق یہ ہے کہ اس کا حق ادا کردیا ہے، اصل موضوع کی مناسبت سے پہلے دور زیر بحث سے قبل ایران اور ہندوستان کے باہم روابط کا ایک جائزہ لیا گیا ہے اور پھر کتاب کے